رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

جلد ۴ | ۷ فتح ۱۳۳۴ ہش ۔ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۵ ھ ۔ ۷ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۴۲

جلسہ سالانہ قادیان دارالامان

بتاریخ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

از جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد
زمانہ را خبر از برگ و بار خود بکنم (مصرع)

قادیان دار الامان کا جلسہ ہر سال روحانی موسم بہار بن کر مومنوں کے غنچۂ ایمان کو شگفتہ اور اعمالِ پژمردہ کی تمام شاخوں کو سرسبز و تازہ کرنے کے لئے آتا ہے۔ یہ شعائر اللہ میں سے ہے۔ یہ دنیا کی تمام مجالس اور محافل اور سیاسی قسم کی کانفرنسوں کی طرح نہیں ہے۔ یہ جلسہ قادیان ہزار ہا قسم کے نشانات اور برکاتِ الٰہیہ کو اپنے دامن میں لئے ہوئے آتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ من حیث الجماعت اسی وقت تک اپنے مخصوص شعار کے ساتھ زندہ رہ سکتی ہے۔ جب تک کہ وہ اپنے اس روحانی مرکز کا احترام والہانہ اور عاشقانہ رنگ میں کرتی رہے۔ قادیان کے اس اجتماع میں کیا کیا اور کس قدر روحانی فوائد ہیں۔ اس وقت ان تمام فوائد کو شمار میں لانا مقصود نہیں بلکہ صرف ان تمام عاشقانِ احمدیت سے جنہوں نے ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات بخش تعلیم پر صدق و وفا کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کے مبارک ہاتھوں پر کیا ہے یہ عرض ہے کہ اخلاص کے ساتھ ایفائے عہد کے قدم کو آگے آگے بڑھاتے ہوئے اپنے روحانی مرکز میں آئیں۔ ہر قسم کے موانعات کو پرے ہٹاتے ہوئے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں۔ بتوفیقِ الٰہی یہاں پہنچ کر آپ اپنے ایمان میں ازدیاد اور بشاشت محسوس کریں گے۔ آئیں خواہ گھٹنوں پر چل کر آئیں۔ مقاماتِ مقدسہ اور خصوصاً بیت الدعا کی زیارت کریں۔ اس کے دروازے آپ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان دنوں اپنے رحیمانہ ہاتھوں سے کھول دیئے ہیں ان دنوں روئے زمین پر وہ جائے ناز ہے۔ جہاں پر خدا کے پیارے بندے نے خدا تعالیٰ سے اور خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے سے باتیں کی ہیں۔ اس جگہ پر پہونچ کر نوافل پڑھیں۔ اور آستانہ احمدیت پر گر کر احمدیت کی ترقی اور اس کی راہ میں ہر قسم کے موانعات کو ہٹانے کے لئے اور اپنے موعود خلیفہ و امام اور اس کے تمام اعوان و انصار کی درازیٔ عمر اور ان کی تمام دعاؤں کو قبول کئے جانے اور تمام سعیوں کو مشکور بنائے جانے کے لئے الحاح و زاری کے ساتھ دعائیں کریں۔

مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمام احباب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۔ ۲۲ تا ۲۱ نومبر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر روز اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۲۶ نومبر۔ مکرم جنرل پریذیڈنٹ نے احباب کو حضور ایدہ اللہ کی کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کرنے اور ۱۹ دسمبر تک ہر سوموار و جمعرات کو روزہ رکھنے کی تلقین کی کارت کے احباب بھی اپنے پیارے امام کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں اور روزے بھی رکھیں۔

ربوہ ۲ دسمبر کل حضور کے سینہ میں بہت درد ہو گئی تھی آج نسبتاً افاقہ ہے۔ ۳ دسمبر طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۳۰ نومبر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اپنی اور اپنی بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کراچی تک ام مظفر احمد زیادہ بیمار رہیں گو کسی قدر افاقہ ہے۔ میں خود علیل ہوں دعا کرتے کراتے رہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو رات کے بعض حصوں میں اعصابی تکلیف ہو جاتی ہے اور سیدہ ام مظفر صاحبہ کو بے چینی اور گھبراہٹ اور بے خوابی ہو جاتی ہے۔ احباب دونوں بزرگان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت خود اس سے واقف ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے موجودہ جانشین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے دوستوں کو بار بار قادیان آنے کی تاکید و تلقین فرمائی ہے۔ اور اس سے غفلت کے نتیجہ میں ضیاعِ ایمان کے خطرہ سے آگاہ کیا ہے۔ پس تمام دوستوں کا فرض ہے کہ ان ہدایات پر گامزن ہوں۔

ذی استطاعت احباب مزید ثواب دارین حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان غیر مستطیع احمدیوں کو جو کہ بوجہ عسرت سامان قادیان کی زیارت سے ہنوز محروم ہیں اپنے ساتھ لائیں۔ حضور اقدس علیہ السلام والسلام ایسے ناصرانِ دین کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

"کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بار حال او جنت شود پیدا"

زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے ساتھ علمائے سلسلہ کی ناصحانہ اور پُرمعارف تقاریر سے بھی مستفیض ہوں۔ اور قادیان کے وہ درویش جو دنیا کی تمام خواہشات اور لذات کو چھوڑ کر خونریز انقلاب کے زمانہ سے آج تک اپنے پیارے مرکز اور شعائر اللہ کی مقدس امانتوں کی حفاظت کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور جنہوں نے پانچ صلوٰۃ فریضہ کے علاوہ ہر شب کو ایک اور نماز نفل با جماعت کو اپنے لئے لازم کر لیا ہے۔ ان کو دیکھ کر آپ خوش ہوں اور وہ آپ لوگوں کو دیکھ کر اھلاً و سھلاً اور مرحبا کہتے ہوئے معانقہ کریں۔ اور عید جیسی خوشیاں مناتے ہوئے زبانِ حال سے کہیں :-

"عید لاقوام لنا عیدان"

آپ دوستوں میں سے اکثر نے سابق قادیان کی نور باری اور اس کے چمن زار کی رونق و آسمانی آبیاری کو دیکھا ہوگا۔ اب اس کے آشیانے کے لٹ جانے کے بعد مسیح وقت کے بلبلوں کے بنائے پرندوں نے اس کے بکھرے ہوئے چند تنکوں کو اکٹھا کر کے پھر آشیانہ بنایا ہے۔ اور اس پر بیٹھ کر حمد الٰہی کا نغمہ سنا رہے ہیں اس کو بھی سنیں اور دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن احسان میں نظیر وجود باجود کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس آئینہ رحمت کو ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

خدا تعالیٰ کے پیارے بندے نے جس کو خدا تعالیٰ نے بمنزلہ اپنی توحید و تفرید کے پیار کیا ہے۔ قادیان کے مقدس جلسہ کی بنیاد رکھی ہے۔ ہزار انقلاب آئیں لاکھ مرور دہور ہوں۔ بتائید الٰہی قادیان کا یہ جلسہ سالانہ رہتی دنیا تک ہوتا ہی رہے گا۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو کہ اس کے تعمیری کاموں کے مرد و زن نہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجور حاصل کریں ؎

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے۔ اور تمہارے لئے ممکن نہیں۔ کہ مال سے بھی محبت کرو۔ اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اُسکے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے پس جو شخص خدا کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ اُسے پائیگا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت نہیں بجا لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئیگا۔ ۔ ۔ اگر تم اس قدر خدمت بجا لاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیداد اور اس کی راہ میں بیچ بھی دو۔ تو پھر بھی ادب سے دور ہے کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۲۲)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

اخبار احمدیہ

نوٹ:- چونکہ سیلابوں کے باعث ماہ اکتوبر کے الفضل کے پرچے تاخیر سے اب موصول ہوئے ہیں۔ اس لئے بعض اخبار تاخیر سے درج کی جا رہی ہیں ـــــ (ایڈیٹر)

ربوہ ار نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود ناسازی طبع ہزاروں مومنین کے ہمراہ محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ کی نماز جنازہ پڑھائی حضور نے مرحوم کی بے لوث قربانی اور خدمات کے پیش نظر آپ کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار کے احاطہ کے قریب اس قطعہ خاص میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جس میں اس سے قبل الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم مبلغ افریقہ کو دفن کیا گیا تھا۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

گذشتہ دنوں مکرم سید غلام حسین شاہ صاحب برادر صغیر قاضی امیر حسین صاحبؓ اور مکرم چوہدری غلام محمد خاں صاحب (عم مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب) وفات پا گئے۔ دونوں صحابی تھے۔ احباب ان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲ر نومبر۔ مندرجہ ذیل مبلغین کرام کو احباب ربوہ نے دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

(۱) مکرم چوہدری عطا اللہ صاحب مبلغ برائے ڈیگ گی آنا۔ (۲) مکرم رحیم بخش صاحب مبلغ برائے برٹش گی آنا۔ (۳) مکرم عارف نعیم صاحب مع اہل و عیال۔ (۴) مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ کے اہل و عیال۔

دہلی۔ نومبر مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی کے ہاں دوسرا فرزند تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

لندن ۱۲ر نومبر۔ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مبلغ لندن سے گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) کے لئے روانہ ہو گئے۔ احباب نے سٹیشن پر پہونچ کر پر خلوص طریق پر الوداع کہا۔

قادیان ۲۷ر نومبر۔ مکرم عباس سلطان غوث صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ماریشس حیدر آباد دکن۔ آگرہ اور دہلی ہوتے ہوئے دار الامان ہوئے۔ آپ نے بعد نماز عشاء ۲۸ر نومبر کو مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت ماریشس میں قیام احمدیت و تائید الٰہی کے حالات سنا کر احباب کو محظوظ کیا تقریر انگریزی میں تھی جس کا ترجمہ ملک صلاح الدین صاحب نے سنایا (خلاصہ الگ درج کیا گیا ہے)

مارشل بلگانن اور مسٹر کروشچیف
کی خدمت میں
جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے تحفہ

روسی لیڈروں کی کلکتہ میں آمد کی اطلاع پر جماعت احمدیہ کلکتہ نے میئر آف کلکتہ اور جناب وزیر اعلیٰ مغربی بنگال سے درخواست کی کہ ہم معزز مہمانوں کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی بطور تحفہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی طرف سے جواب ملا کہ جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات تو وقت کی کمی کی وجہ سے مشکل ہے۔ البتہ اپنا تحفہ ڈائرکٹر آف پبلسٹی کو پہنچا دیں۔

چنانچہ ۲۸ر نومبر کو جماعت کلکتہ نے مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کے ذریعہ ترجمۃ القرآن انگریزی حصہ اول و دوئم اور دیباچہ کے دو سیٹ ڈائرکٹر صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ جن میں سے ایک سیٹ مارشل بلگانن اور دوسرا مسٹر کروشچیف کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

ضرورت

نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک میٹرک یا مولوی فاضل پاس کارکن کی ضرورت ہے۔ مرکز کی برکات سے مستفیض ہونے والے اور قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے یہ نادر موقعہ ہے۔ درخواست کنندہ مخلص احمدی نوجوان اور صحت مند ہو۔ سابقہ دفتری تجربہ رکھنے والے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۱۵ر دسمبر تک نظارت امور عامہ میں پہونچ جانی چاہئیں۔ صدر انجمن کے قواعد کے مطابق محررین کو ۵۰-۳-۸۰ کا گریڈ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے تبلیغی جدوجہد کے متعلق اعلان

"میں جب سے بیمار ہوا ہوں ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے ہندوستان کی جماعتوں کی تبلیغی حالت اور مبلغین سلسلہ کی کارروائیوں کی اطلاع دینی بالکل بند کی ہوئی ہے۔ ہندوستان کی جماعتیں بھی رپورٹوں میں بہت سست ہو گئی ہیں۔ شریف احمد صاحب امینی کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آتی۔ مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں آتی۔ مولوی محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد کی طرف سے آج کئی دن بعد رپورٹ آئی ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر جماعت اپنی تبلیغی جدوجہد کے متعلق باقاعدہ رپورٹ بھجوایا کرے۔ اسی طرح ہر مبلغ بھی۔ تاکہ مجھے حالات سے بھی خبر رہے اور دعا کی تحریک ہو۔ اور یہ بھی تسلی رہے کہ جماعت میں بیداری قائم ہے۔ بلکہ بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو اور جماعت کو ہر لحظہ زیادہ کرتا جائے اور آپ کے اندر اخلاص بھی بڑھاتا چلا جائے اور قربانی کی روح بڑھاتا جائے تاکہ ہندوستان میں احمدیت اپنے پاؤں پر کھڑی رہے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہندوستان میں تین بڑے مبلغ ہیں۔ اور تینوں کا کام صفر کے برابر ہے۔ وہ بجائے سلسلہ کے کام کے اپنی ذاتی جائداد بڑھانے کی فکر میں ہیں۔ یعنی مولوی سلیم صاحب کلکتہ۔ مولوی شریف صاحب امینی بمبئی اور مولوی بشیر صاحب دہلی۔ کسی زمانہ میں ایک ایک احمدی کے ذریعہ سے ہزاروں احمدی ہوتے تھے۔ یہ تین مبلغ اگر اپنا فرض ادا کرتے تو آج تک ہندوستان میں جماعت دگنی ہو چکی ہوتی۔ خدا تعالےٰ ان کی بھی آنکھیں کھولے اور آپ کی بھی کھولے اور میرے لڑکے مرزا وسیم احمد کی بھی کھولے۔ لیکن اس کی کسی بھی تبلیغی کارروائی کی مجھے رپورٹ نہیں ملی۔

۱۷/۱۱/۵۵ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

پوربی پنجاب میں طوفانِ سیلاب

مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور

غرقابیٔ چمن کی خبر پہونچی ہے مجھے
وہ گریہ بے کسوں کا ہی طوفان بن گیا
بھائی سے بہنیں ماؤں سے بچے جدا ہوئے
گاؤں کے گاؤں بہ گئے غرقاب ہو گئے
مشرق (ایشیا) میں ہے یہ حال تو مغرب (یورپ۔ امریکہ) میں بھی یہی
وابستہ میری روح ہے دار الامان سے

صد ہا مکان گر گئے بس چند ہی بچے
اب نوحے وقتِ نوحؑ کے آتے ہیں کان میں
حد سے فزوں تباہی پڑی جان و مال میں
وقت سی پیش آتی ہے نام و نشان میں
سیلاب کا عذاب ہے سارے جہان میں
یا رب رہے وہ تیرے ہی حفظ و امان میں

تضمین

(۱)

دنیا میں چیز کونسی ہے جس کو ہو ثبات — اک زندہ رہنے والی ہے اللہ پاک ذات
پھر کس لئے ہو فکر خوشا روزیٔ حیات — اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
رو کر گذار یا اسے ہنس کر گذار دے

(۲)

بگڑی مری کرے سے آلہی سنوار دے — دکھ ہو کہ سکھ ہو۔ تو مجھے صبر و قرار دے
میری زباں پہ شکر کے نغمے ہزار دے — دل دے تو اس مزاج کا پروردگار دے
جو رنج کی گھڑی بھی خوشی سے گذار دے

جلسہ سالانہ پر تلاوتِ قرآن و نظم خوانی

جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لانے والے دوستوں میں سے جو دوست خوش الحانی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت یا نظم خوانی کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے ناموں سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

اسلام اس وقت تک غالب نہیں آسکتا جبتک کہ ہم میں متواتر خدمت دین کرنیوالے افراد پیدا نہ ہوں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ ستمبر بمقام ربوہ

(رفاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے ڈاکٹروں نے تاکید کی تھی۔ کہ میں گرم موسم میں نہ رہوں۔ لیکن یہاں اتنی

شدید گرمی

پڑ رہی ہے۔ کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر لحظہ میری تکلیف میں اضافہ ہو رہا ہے! اس لئے میں سمجھتا تھا۔ کہ طبعی طور پر یہ مناسب نہیں کہ میں خطبہ کے لئے مسجد میں آؤں لیکن چونکہ میں ایک لمبے عرصہ کے بعد ربوہ آیا ہوں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مختصر طور پر تین چار باتیں کہہ آؤں۔ میں نے مسجد میں آنے سے قبل اعلان کروایا تھا۔ کہ کوئی دوست مجھ سے معانقہ نہ کریں۔ کیونکہ میری صحت پر گرمی کا سخت اثر ہے۔ گرمی کچھ کم ہو۔ تو میں بالکل باہر نکل سکوں گا۔

مجھے یورپ میں

یہ مشورہ دیا گیا تھا

کہ آپ کو کچھ عرصہ تک ہر سال یہاں آنا چاہیئے۔ تاکہ موسم سے بھی فائدہ اٹھایا جائے اور ڈاکٹری مشورہ سے بھی فائدہ پہونچے۔ لیکن یہ مستقبل کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے منشاء پر منحصر ہیں۔ آئندہ جو خدا تعالیٰ کا منشاء ہوگا وہی ہوگا۔ انسان کی باتیں خواہ وہ ڈاکٹروں کی ہوں یا غیر ڈاکٹروں کی خیالی ہی ہوتی ہیں۔ جو کچھ میرے دل میں بھرا ہے وہ تو بہت کچھ ہے۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں گرمی کی وجہ سے میری صحت کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی شخص میرے جسم کو ہلا رہا ہے اور میں جھول رہا ہوں۔ اسی وجہ سے میرے لئے اطمینان کے ساتھ کھڑا ہونا مشکل ہے بہرحال میں جماعت کو اس امر کی طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ آپ لوگ ہمیشہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور آپؑ اسلام کی اشاعت کے لئے تشریف لائے۔ اگر آپ لوگوں کا یہ دعوےٰ صحیح ہے۔ تو آپ کو اس کام کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں بھیجے گئے تھے۔ دنیا میں اس وقت اڑھائی ارب کی آبادی ہے۔ لیکن ہمارا صرف ڈیڑھ سو مبلغ باہر کام کر رہا ہے۔ اور تیس چالیس یہاں تیار ہو رہے ہیں۔ گویا ابھی کام کی ابتداء ہے۔ شروع شروع میں جو وقف کرنے والے تھے۔ ان کی اولادوں میں سے کوئی بھی وقف کی طرف نہیں آیا۔ اگر تم ان لوگوں کی ایک لسٹ بناؤ۔ تو ایک تماشہ بن جائے۔

سب سے پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ لیکن آپ کے خاندان میں سے اب صرف میری اولاد واقف زندگی ہے باقی سب نو سو اور ہزار روپیہ ماہوار کے پھیر میں پڑے ہوئے ہیں۔ گویا چشمہ سرے سے ہی گدلا ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کے وقت ہر شخص سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ اور دین کو دنیا پر رکھنے کے یہی معنے ہیں کہ اگر مجھے یہاں پچاس روپے ماہوار ملیں گے۔ اور باہر مجھے پانچ سو ملیں گے تو میں پچاس کو پانچ سو پر ترجیح دونگا۔ لیکن اب اس

عہد لینے والے کی اپنی اولاد

کیا کر رہی ہے۔ ان میں سے کوئی پندرہ سو اور دو ہزار کے پھیر میں پڑے ہوئے ہیں پھر باقی لوگوں کا کیا قصور ہے۔ وہ تو کہیں گے جب عہد لینے والے کی اپنی اولاد پندرہ سو اور دو ہزار کے پھیر میں پڑی ہوئی ہے۔ تو ہم کیوں پندرہ سو اور دو ہزار کے پھیر میں نہ پڑیں۔ حالانکہ

حقیقت یہ ہے

کہ ہم سب نے اس روپیہ سے پرورش پائی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے دیا تھا۔ اور الہاماً بتایا تھا کہ

"یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے"

اس نے یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیری اولادوں سے حکومت سے پندرہ سو یا دو ہزار لینے والوں کے لئے ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کی بد استعمالی نہیں تو اور کیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ کی اولاد آئندہ ہزار سال تک اپنی

اولاد در اولاد کو دین کی خدمت کے لئے وقف

کرتی چلی جاتی۔ اور دنیا کمانے کی طرف کبھی توجہ نہ کرتی۔ اگر باقی لوگوں کو لاکھ روپیہ ماہوار بھی مل رہا ہوتا۔ تو وہ ان کی طرف منہ نہ کرتے اور دین کی خدمت کرتے ہوئے اگر انہیں پچاس روپیہ ماہوار بھی ملتا۔ تو اسے خوشی سے قبول کر لیتے مگر یاد رکھو یہ ضروری نہیں کہ جسمانی اولاد ہی وفادار ہو۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ

روحانی اولاد

وفادار ثابت ہوتی ہے۔ اور جسمانی اولاد بعض دفعہ بے وفائی کر جاتی ہے۔ اس لئے اگر آپ لوگ دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی اولاد غدار ثابت ہو رہی ہے۔ تو آپ یہ نہ کہیں کہ آپ کی جسمانی اولاد جب اچھا نمونہ نہیں دکھا رہی تو ہم کیوں دکھائیں۔ یاد رکھیں آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہی ہیں۔ وہ جسمانی اولاد ہیں اور آپ روحانی اولاد ہیں۔ اگر آپ لوگ انہیں دین سے لاپرواہی کرتے دیکھیں۔ تو بائیں طرف تھوک کر اور یہ سمجھ کر کہ وہ شیطان کے قبضہ میں آگئے ہیں

دین کی خدمت

میں مشغول ہو جائیں۔ ساری دنیا ابھی اسلام سے بیگانہ ہے۔ اور اڑھائی ارب کی آبادی کو ہم نے اسلام کی طرف لانا ہے۔ پس اڑھائی ارب کی آبادی کو اسلام کی طرف لانے کی تیاری کریں۔ اور شروع دن سے ہی اپنا یہ مقصد بنائیں اور اپنی اولاد کو بھی تاکید کریں۔ کہ ان کا کام ساری دنیا کو کلمہ پڑھانا ہے۔ جب تم لوگ ساری دنیا کو کلمہ پڑھا لوگے تو تمہاری دنیا اور عاقبت دونوں سنور جائیں گی۔ ایک پاگل سے پاگل انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ساری دنیا کلمہ پڑھ لے گی۔ تو انگریز کیا

دنیا کی ساری قومیں

تمہاری غلامی کریں گی۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اگر امریکہ کے سب لوگ مسلمان ہو جائیں۔ تو آج ہمارا جو مبلغ وہاں کے مزدوروں سے بھی کم گزارہ لے کر کام کر رہا ہے اسی حالت میں رہے گا۔ اور کیا وہ لوگ اپنی دولتیں اس کی طرف نہیں پھینکیں گے پس بے شک آپ لوگوں کو دنیا بھی ملے گی۔ لیکن میں اس پر زور اس لئے نہیں دیتا کہ تمہارا نظریہ دنیوی نہ ہو جائے۔ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ آج

جو دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے گا

اور دنیا کی پرواہ نہیں کرے گا۔ ایک وقت آئے گا کہ دنیا اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی۔ لیکن اس وقت تم صرف دین کو سامنے رکھو۔ اور ہزار دو ہزار یا دس ہزار کے چکر میں نہ پڑو۔ صرف اسی بات کو اپنے سامنے رکھو کہ چاہے فاقے آئیں ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ساری دنیا کو پڑھا کر رہیں گے۔

مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک میراثن آئی۔ اس کا لڑکا عیسائی ہو گیا تھا اور وہ سِل کا مریض بھی تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی۔ کہ میرا اکلوتا لڑکا عیسائی ہو گیا ہے۔ اور ساتھ ہی سِل کی بیماری میں مبتلا ہے۔ آپ اسے تبلیغ بھی کریں تا یہ دوبارہ اسلام قبول کرے اور علاج بھی کریں۔ آپ نے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

کو اس کے علاج کے لئے ہدایت فرمائی۔ اور خود اسے تبلیغ کرتے رہے۔ لیکن وہ اس قدر کٹر عیسائی تھا کہ آپؑ جتنی تبلیغ کرتے۔ وہ اتنا ہی عیسائیت میں پکا ہوتا۔ ایک رات جبکہ اس کی حالت زیادہ خراب تھی۔ وہ آدھی رات کو بھاگا اور بٹالہ کی طرف چل پڑا۔ وہاں عیسائیوں کا مشن تھا۔ اس کی ماں کو پتہ لگ گیا۔ وہ رات کو گیارہ میل کے سفر پر پیدل پڑی۔ اور قادیان سے ۸-۹ میل کے فاصلہ پر دوانی وال کے تکیہ کے پاس اسے جا لیا

مجھے یاد ہے

جب وہ قادیان واپس آئی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں پر روتی ہوئی گر گئی۔ اور کہنے لگی۔ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ ایک دفعہ اسے کلمہ پڑھا دیں۔ پھر بے شک یہ مر جائے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتی کہ یہ عیسائی ہونے کی حالت میں مرے۔

دیکھو اس میراثن میں

کتنا ایمان تھا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی اور جسمانی اولاد میں کم از کم اس میراثن جتنا ایمان تو ضرور ہونا چاہیئے۔ اس میراثن کا بیٹا عیسائی ہو گیا تھا مگر وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ عیسائی ہونے کی حالت میں مرے۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے۔ پھر بے شک مر جائے۔ تم لوگ تو مسلمان گھروں میں پیدا ہوئے ہو۔ تمہارے لئے تو اور بھی ضروری ہے کہ تم ایک دفعہ دوسروں کو کلمہ پڑھا لو۔ پھر بے شک مر جاؤ۔ تم

وقف در وقف کی تحریک

کرتے چلے جاؤ۔ اور پھر ہر واقف یہ سوچے کہ آگے اس کی اولادیں خدمت دین کے لئے کتنا جوش رکھتی ہے وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں۔ ان میں سے کئی ہیں۔ جن کی اولاد نے اپنی زندگیاں دین

کی خدمت کے لئے وقف نہیں کیں۔ صرف میری اولاد نے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کی ہیں۔ خدا کرے کہ ان کا دین کی خدمت کے لئے یہ جوش قائم رہے۔ اور آگے ان کی اولاد در اولاد زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرتی چلی جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باقی اولاد کو بھی یہ سمجھ آجائے۔ کہ پندرہ سو یا دو ہزار روپیہ ماہوار کمانا کوئی چیز نہیں۔

اصل چیز یہ ہے

مگر ان دین کی خدمت میں اپنی زندگی گذارے باقی میرے ساتھ وقف کرنیوالوں میں سے ایک چوہدری فتح محمد صاحب سیال تھے۔ چوہدری صاحب کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ کہ انہوں نے اپنے ایک لڑکے کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے بعد دین کی خدمت کے لئے وقف کردیا۔ دوسرے درد صاحب تھے۔ اگر ان کی اولاد میں سے کوئی لڑکا اچھا پڑھ جاتا۔ تو وہ اسے دین کی خدمت کے لئے وقف کردیتے۔ مگر کچھ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ ابھی تک ان کی اولاد میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں ہوا۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرسکے۔ باقی سب لوگوں کے خانے خالی ہیں۔ حالانکہ اسلام دنیا میں اس وقت تک کبھی غالب نہیں آسکتا۔ جب تک مسلسل اور متواتر ہم میں زندگیاں وقف کرنے والے لوگ پیدا نہ ہوں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریباً پانچ سو سال بعد ایک بزرگ

حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رح

ہوئے اور انہوں نے ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کی۔ ان کے بعد ان کے خلفاء ہوئے جنہوں نے ملک کے مختلف حصوں میں اسلام کی اشاعت کی۔ مثلاً حضرت خواجہ فرید الدین صاحب نے سارے پنجاب میں اسلام پھیلایا۔ پھر آپ کے کچھ اور شاگردوں نے جنوبی ہندوستان میں لاکھوں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ جب آپ ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت ہندوستان کی آبادی صرف ایک کروڑ تھی۔ لیکن تمہارے مقابلہ میں اب اڑھائی ارب لوگ ہیں۔ جن کو تم نے ہدایت کی طرف لانا ہے۔ اگر ہندوستان کے ایک کروڑ لوگوں کے لئے پانچویں چھٹی صدی میں ایک معین الدین چشتی رح کی ضرورت تھی۔ تو اب اڑھائی ارب لوگوں کے لئے دو سو سال تک ہر سال معین الدین چشتی رح جیسے وجودوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ سیدوں معین الدین چشتی رح پیدا کرنے مشکل نہیں بشرطیکہ تم اس کے لئے کوشش کرو۔ اور تمہارا اپنا وقف ہی نہ ہو۔ بلکہ تمہاری اولاد در اولاد میں

وقف کا سلسلہ چلتا چلا جائے

تم اس وقت اپنی غربت کی طرف نہ دیکھو۔ تم خدا تعالیٰ کی طرف دیکھو اور یاد رکھو وہ وقت آنے والا ہے۔ جب یہی غریب دنیا کے بادشاہ ہوں گے۔ اور وقف نہ کرنے والوں کی آئندہ نسلیں ان پر لعنتیں بھیجیں گی۔ اور کہیں گی خدا تعالیٰ ان کے باپ دادوں کا بیڑا غرق کرے۔ کہ انہوں نے اپنی اولاد کو وقف نہ کیا۔ بلکہ وہ دعا کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے باپ دادوں کو جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں لے جائے۔ کہ انہوں نے اپنی اولاد کو دین کی خدمت میں نہ لگایا۔ بلکہ دنیا کمانے کی طرف لگا دیا۔

تم میری آواز سے سمجھ سکتے ہو۔ کہ مجھے جوش آگیا ہے۔ اور جوش میں آنا میرے لئے مضر ہے۔ اس لئے میں انہی الفاظ پر اپنا خطبہ ختم کرتا ہوں۔ اور

دعا کرتا ہوں

کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت میں خدمت دین کا جوش پیدا کرے۔ اور ان کا جوش قیامت تک بڑھتا چلا جائے۔ اور وہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ وہ موجودہ اڑھائی ارب لوگوں کو اور ان کے بعد آنے والے لوگوں کو مسلمان نہ کریں اور اس وقت تک سانس نہ لیں۔ جب تک کہ دنیا کا ایک ایک آدمی کلمہ نہ پڑھ لے اور ایک ایک آدمی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجنے لگ جائے۔

(الفضل $\frac{۱۰}{۵۵}$ ۲۹)

گرم پارچات

موسم سرما شروع ہوچکا ہے۔ ہر شخص اپنے اہل و عیال کے لئے سردی سے بچنے کی خاطر مناسب انتظام کرتا ہے۔ اگر ایسے وقت میں اپنے ان درویش بھائیوں کا خیال بھی رکھ لیا جائے جو ان کی نمائندگی کرتے ہوئے اس وقت مرکز سلسلہ میں مقیم ہیں اور ان کی امداد کے بھی مستحق ہیں۔ تو یہ امر یقیناً موجب ثواب اور روحانی ترقی کا باعث ہے۔ پس جماعت کے ذی استطاعت احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ حسب استطاعت گرم پارچات کے ساتھ اپنے ان بھائیوں کی مدد فرما کر ممنون فرمائیں۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ماریشس میں قیام احمدیت کے حالات

قادیان ۲۸ر نومبر۔ مکرم عباس سلطان غوث صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ماریشس نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کہ احمدیت زمین کے کناروں تک پھیلے گی احمدیت کے ماریشس میں قیام سے بھی پوری ہوئی کیونکہ ماریشس کے جنوب میں کوئی آبادی نہیں۔ اور اس کے آگے قطب جنوبی ہی ہے۔ میرے آباء و اجداد قریباً ایک سو سال قبل بریلی (یو۔ پی) اور بہار سے ماریشس گئے تھے۔ مسلمانوں کی آبادی وہاں ستر ہزار اور ہندو و عیسائیوں کی پینتیس ہزار ہے۔ اب مسلمانوں کی ایسی ابتر حالت ہے۔ کہ اسمبلی میں ایک مسلمان کو بھی انتخاب کرکے نہیں بھیج سکتے۔

۱۹۰۶ء سے ۱۹۰۹ء تک کی بات ہے کہ میرے بھائی محمد عظیم سلطان غوث صاحب کو ماسٹر نوریا صاحب مرحوم ماریشس کے ذریعہ احمدیت کا علم ہوا۔ اور ماسٹر صاحب۔ بھائی صاحب۔ میرے والد صاحب اور میرے ماموں صاحب ماریشس میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ یہ جماعت خلافت ثانیہ کے آغاز میں بمقام تنکس قائم ہوئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے درخواست پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم کو بطورِ مبلغ بھیجا۔ گو کافی مخالفت ہوئی۔ لیکن بچوں عورتوں سمیت اس وقت احمدیوں کی تعداد قریباً اڑھائی ہزار ہے (۱۹۵۳ء میں حکومت کی مردم شماری میں احمدیوں کی تعداد سات ہزار تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل سے احمدیت کے قائل تھے انہوں نے بھی اپنے آپ کو احمدی لکھوایا)

تائید الٰہی کے کئی واقعات میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ایک مسجد کے متولی وغیرہ سب احمدی ہوگئے۔ اور ایک دفعہ وہاں سے احمدیوں کا جلوس نکلا۔ تو غیر احمدی ششدر رہ گئے۔ کہ یہ مسجد ان کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ مقدمہ ہوا۔ جس میں باوجود مخالفین کی کوشش کے عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ اور ان کو ہر مسجد میں نماز پڑھنے کا حق ہے۔

وہاں آریہ سماج اور مخالفین سے مباحثات بھی ہوئے۔ ایک ایسے ہی مباحثہ میں جو صوفی صاحب سے مولوی عبد المنان صاحب نے کیا۔ اور کتابوں کا ایک انبار مخالف مولوی صاحب لائے۔ ایک شدید مخالف نے جو کہ بہت امیر اور حکومت کی طرف سے خطاب یافتہ تھا کہا کہ وہ احمدیوں کو تباہ کرکے رکھ دے گا۔ لیکن تائید الٰہی دیکھئے۔ کچھ عرصہ بعد اس نے زہر کھا کر اپنے ہاتھوں اپنے تئیں تباہ کرلیا۔ اور پھر اس کے بیٹے نے بھی زہر کھا کر خودکشی کرلی۔ مال و دولت جس کا گھمنڈ تھا تباہ ہوا۔ اور اس کے اقارب بھیک مانگنے پر مجبور ہوئے۔ ایک مولانا عبد العلیم صاحب صدیقی قادری چشتی ہندوستان سے آئے۔ اور شدید مخالفت کی اور یہ پراپیگنڈا کیا کہ احمدی قادیان کی طرف بطور قبلہ رُخ کرتے ہیں۔ سیرت النبی صلعم کے روز اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ اس کا سب سے بڑا حامی مرا۔ اور کوئی ایسی بات ہوئی۔ کہ اس کا جنازہ قبلہ رُخ نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ اور مجبوراً قبلہ سے پھیر کر رکھنا پڑا۔ سو جو غلط اعتراض مخالف نے کیا تھا۔ خود اس کے حامی کے ساتھ حقیقتاً واقع ہوا۔ ایک مخالف بزعم تھے۔ ان کو حضرت حافظ جمال احمدؐ صاحب مبلغ مرحوم نے تفسیر کبیر دی۔ وہ ایک رات پڑھتے پڑھتے سو گئے۔ تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے کہا احمدیت سچی ہے۔ قبول کرو۔ چنانچہ یہ صاحب جو مخالفت میں مضامین لکھا کرتے تھے احمدی ہوگئے۔

میں نے جون سے دسمبر تک رخصت لی۔ تا ربوہ اور قادیان کی زیارت کروں۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ولایت تشریف لے جا رہے ہیں۔ مجھے حضور کی ملاقات کے لئے سوئٹزر لینڈ اور لندن جانا پڑا۔ اور وہاں مشرقی افریقہ کی جماعت ہائے دارالسلام۔ ممباسہ اور ہندوستان میں حیدر آباد دکن۔ بمبئی اور دہلی کی جماعت ہائے احمدیہ سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ ایک بات نے مجھ پر خاص اثر کیا ہے۔ کہ ہر جگہ احمدی بھائیوں کی طرح ملتے ہیں کوئی اجنبیت محسوس نہیں ہوتی۔ یوں محسوس ہوتا ہے گویا کہ انسان گھر میں ہو۔

۱۹۴۷ء میں ریڈیو پر قادیان کے حالات سنکر حضرت حافظ جمال احمد صاحب مرحوم اور جماعت ماریشس کے احباب روتے تھے اور ہم سوائے دعا کے اور کوئی امداد نہ کرسکتے تھے۔ آپ لوگوں نے اپنی قربانی سے تاریخ احمدیت لکھی ہے۔ اور مستقبل کا مورخ آپ کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ وہاں کے مبلغ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور تمام جماعت اور میرے خاندان نے آپ سب کو سلام بھیجا ہے۔ اور دعا کی درخواست کی ہے۔

مبلغین سلسلہ احمدیہ کا جنوبی ہند میں کامیاب تبلیغی دورہ

۱۰۶۳ میل کا سفر بذریعہ ریل و موٹر کار۔ ۴۵۰۰ افراد کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا

آٹھ تبلیغی جلسے اور سات تربیتی اجلاس منعقد ہوئے

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی انچارج مبلغ بمبئی

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ہبلی

جماعت احمدیہ ہبلی کی طرف سے ۲۹، ۳۰ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کو جلسہ سالانہ مقرر تھا جس میں شرکت کے لئے مندرجہ ذیل مبلغین سلسلہ اور احباب کرام تشریف لائے۔

۱۔ حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد
۲۔ مولوی احمد رشید صاحب مالاباری۔ ۳۔ مولوی بشیر احمد صاحب خادم چنتہ کنٹہ۔ ۴۔ مولوی نفیس احمد صاحب مبلغ نندگڑھ۔ ۵۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر۔ ۶۔ جناب محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس ۷۔ سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ چنتہ کنٹہ ۸۔ خاکسار امینی۔

امسال یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جلسہ احمدیہ دار التبلیغ کے سامنے پنڈال بنا کر کیا جائے۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہر لحاظ سے بابرکت رہا۔ خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت تھی کہ بارشوں کی وجہ سے دوسروں کے جلسے ملتوی کرنے پڑے۔ مگر ہمارے دو روزہ جلسہ کے درمیان بارش نہ ہوئی۔ اور سامعین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پہلا اجلاس مورخہ ۲۹ر اکتوبر کو ۸½ بجے شب

پہلا اجلاس زیر صدارت جناب محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر نوجوان شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب نوجوان صاحب نے انگریزی زبان میں آدھ گھنٹہ افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں جلسہ کی غرض و غایت کو بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو بھی بیان کیا۔ آپ کی تقریر پبلک کی کشش کا باعث بنی۔ بعد ازاں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر ۱½ گھنٹہ تقریر کی۔ اور ضمناً اُن اعتراضات کے جوابات بھی پیش کئے جو مخالفین کی طرف سے جماعت احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ خاکسار کے بعد مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی بلند مقام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور آخر میں مولوی احمد رشید صاحب مالاباری نے عربی زبان میں سیرۃ النبی صلعم پر تقریر فرمائی۔ جس کا اردو ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۳۰ر اکتوبر کو بھی ہمارا جلسہ زیر صدارت مکرم نوجوان صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے انگریزی زبان میں قریباً ½ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت مسئلہ جہاد۔ اسلامی رواداری پر روشنی ڈالتے ہوئے احمدیت کا تعارف کرایا۔ آپ کی تقریر کو جو ایک مخصوص انداز میں تھی غیر مسلم علمی طبقہ نے بہت پسند کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بعد ازاں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ اور مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنتہ کنٹہ۔ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور ختم نبوت کی حقیقت وغیرہ مسائل پر تقاریر کیں۔ اور دو روزہ کا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

قابل ذکر امر۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دھارواڑ کے ایک معزز غیر احمدی دوست جناب قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ سی ۳۰ر اکتوبر کو ہمارے ہبلی کے مبلغ چودھری مبارک علی صاحب کے ساتھ شہر ہبلی کے معززین اور افسران اور ایڈیٹر اخبارات کے پاس اس جلسہ کی دعوت دے کر گئے۔ اس کے نتیجہ میں کئی ایک مسلم و غیر مسلم معززین جلسہ میں تشریف لائے۔ ایک مقامی کنڑی اخبار "نیوٹیگ" کے ایڈیٹر بھی شامل جلسہ ہوئے۔ اور دو روزہ جلسہ کی کارروائی اپنے اخبار میں شائع فرمائی۔

ہبلی کے جلسہ میں قریب کی جماعت ہائے احمدیہ میں سے جناب امام حسین صاحب پریذیڈنٹ نندگڑھ۔ جناب محمد عثمان صاحب پریذیڈنٹ سرب اور محترم اسماعیل شریف صاحب پریذیڈنٹ ساگر۔ دو دوسرے احباب کے شریک جلسہ ہوئے۔

دیگر تقاریب میں مبلغین کا خطاب

جلسہ ہبلی سے دو روز قبل ۲۷ر اکتوبر کو محترم قاضی امیر الدین صاحب دھارواڑ کی لڑکی کی تقریب "بسم اللہ" مقرر تھی۔ آپ نے اس موقعہ پر خاکسار اور برادرم مولوی مبارک علی صاحب کو بھی مدعو کیا تھا۔ اس مجلس میں مسلم اور غیر مسلم معززین بھی موجود تھے۔ قاضی صاحب کی درخواست پر خاکسار نے "سورۃ العلق" کی ابتدائی آیات کا شان نزول اور تفسیر بیان کی۔ اور ضمناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بھی روشنی ڈالی۔ اس تقریر سے متاثر ہو کر انجمن اسلام ہائی سکول دھارواڑ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے یہ خواہش ظاہر کی۔ کہ ۲۹ر اکتوبر کو ہائی سکول میں "عید میلاد" کی تقریب پر خاکسار تقریر کرے۔ چنانچہ اُن کی خواہش کو قبول کرتے ہوئے خاکسار ۲۹ر اکتوبر کو دھارواڑ گیا۔ اور انجمن اسلام ہائی سکول کے ہال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ اس طرح دھارواڑ میں بھی جماعت احمدیہ اور احمدی مبلغ کے تعارف کا موقع نکل آیا۔

دوران قیام ہبلی میں مقامی غیر احمدی اور غیر مبائعین احباب سے گفتگو کا موقعہ ملتا رہا۔ اور ان حضرات کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ جماعت احمدیت سے کام لے کر خدمت و اشاعت اسلام کے لئے ہم سے تعاون کریں۔

مورخہ ۳۱ر اکتوبر کو برادرم مولوی مبارک علی صاحب نے اپنے لڑکے عزیزم مسعود احمد کی دعوت عقیقہ دی۔ اور یہ تقریب بھی ہبلی کے جلسہ میں مزید رونق کا باعث بنی۔

نندگڑھ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہبلی کے جلسہ سے فارغ ہو کر مبلغین کا یہ وفد ۳۱ر اکتوبر کو نندگڑھ ضلع بلگام کے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ یہ جلسہ یکم نومبر کو مقرر تھا۔ اس جلسہ کی صدارت اس علاقہ کے ہر دلعزیز کانگرسی لیڈر شری کا بی ایس ارگاوی (B. S. Argavi) ایم ایل اے نے فرمائی۔ مقامی غیر احمدیوں نے ہمارے جلسہ کا بائیکاٹ کرنے کی تحریری تحریک کی ہوئی تھی اس لئے جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں سے اکثریت غیر مسلم دوستوں کی تھی۔ جن کی تعداد قریباً ۴۰۰ تھی۔ اس جلسہ میں جناب نوجوان صاحب نے انگریزی میں۔ خاکسار نے اردو میں۔ قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ سی (جو دھارواڑ سے وفد میں شامل ہوئے تھے) اردو میں اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو پیش کیا۔ اس کے بعد مولوی مبارک علی صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنے سے دنیا کو کیا فائدہ ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں حکیم عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری امور عامہ ہبلی نے کنڑی زبان میں اُن پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی جو ویدک دھرم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بارہ میں پائی جاتی ہیں۔

صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں جماعت احمدیہ کی پُر امن تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمیں اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور بانیٔ اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پاکیزہ زندگی جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور اُن کے مبلغین کی تقاریر سے پتہ ملا ہے۔ ایسی نیک مجالس میں شریک ہونا خود روحانی اعتبار سے انسان کے لئے مفید ہے۔ میں نے اسی لئے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی اس جلسہ کی صدارت کو منظور کیا ہے۔

جنوبی ہند کے دیگر شہروں کا تبلیغی دورہ

شموگہ میں پبلک جلسہ کا انتظام۔ دوران قیام ہبلی و نندگڑھ مبلغین سلسلہ نے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے ایک ارشاد کے پیش نظر باہمی مشورہ سے یہ طے کیا۔ کہ مبلغین کے اس اجتماع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جنوبی ہند کے دوسرے شہروں کا بھی تبلیغی دورہ کیا جائے۔ اور جہاں ممکن ہو جلسہ جات منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ یہ پروگرام بنا کر نظارت تبلیغ کی خدمت میں اطلاع بھجوا دی گئی۔ اس پروگرام کے مطابق مبلغین سلسلہ کا یہ وفد مورخہ ۳ر نومبر کو "شموگہ" کے لئے روانہ ہوا۔ ۴ر نومبر کی صبح کو شموگہ پہنچے۔ اُس دن جمعہ تھا۔ شموگہ میں کئی سالوں سے جماعت کی طرف سے کوئی پبلک جلسہ منعقد نہ ہوا تھا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے احباب جماعت کو اُن کی تبلیغی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جلسہ کے انعقاد کی تحریک کی۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد باہمی مشورہ سے ۶ر نومبر کو شموگہ میں جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اس کے فوری انتظامات جناب سید مدار شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت شموگہ اور جناب کریم خان صاحب نے اپنے ذمہ لئے۔

سرب میں جلسہ

چونکہ شموگہ میں جلسہ کے لئے ابھی دو روز باقی تھے۔ اس لئے جناب محمد عثمان صاحب پریذیڈنٹ جماعت سرب (جو شموگہ سے ۴۵ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا شہر ہے) کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی کہ مبلغین کا وفد ۵ر نومبر کو سرب آ رہا ہے۔ اس لئے جلسہ کا انتظام کیا جائے۔ باوجود اس کے کہ وہاں صرف دو احمدی گھرانے ہیں۔ انہوں نے نہایت جانفشانی سے تھوڑا عرصہ ہی میں Town Hall ٹاؤن ہال میں جلسہ کا انتظام کیا۔ اور انگریزی زبان میں جلسہ کے اشتہارات بھی شائع کئے۔ چنانچہ حسب پروگرام یہ جلسہ ۵ر نومبر کو ۶½ بجے شری کے باسپا پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس جلسہ میں مبلغین سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ شری گوپال گوڈے ایم ایل اے نے کنڑی زبان میں تقریر فرمائی۔ اس جلسہ میں ایک دوسرے M.L.A دوست بھی شریک ہوئے۔ جن کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ جلسہ کے اختتام کے بعد معززین شہر کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔ اور انہوں نے جماعت کے ایسے پرامن پروگراموں کی بہت تعریف کی جن میں ہندو مسلم برابر شریک ہوتے ہوں۔ یہاں اس امر کا ذکر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ پریذیڈنٹ جماعت سرب جناب محمد عثمان صاحب کے تعلقات مقامی غیر احمدی اور غیر مسلم معززین سے اچھے ہیں۔ چنانچہ جلسہ کے انتظامات میں مقامی غیر احمدی معززین نے نہ صرف شمولیت کی بلکہ خاطر خواہ حصہ لیا۔ (باقی)

رپورٹ کارگزاری لجنات اماء اللہ بھارت بابت ماہ مئی تا ستمبر ۵۵ء

از محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نئے سال کے لئے انتخاب ماہ اپریل ۱۹۵۵ء مکرمی مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی نے کروایا۔ جس کی اطلاع بھارت کی تمام لجنات کو بذریعہ خطوط کر دی گئی تھی انتخاب سے پہلے چونکہ چھ ماہ سے کام بند پڑا تھا اس لئے لجنات مرکز کو رپورٹیں بھجوانے میں سست ہو گئیں۔ اب بھی افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود بار بار یاد دہانی کے باقاعدگی سے رپورٹیں نہیں مل رہیں۔ نیز چند لجنات کی طرف سے تو خطوط کے جواب تک بھی موصول نہیں ہوتے لجنات کو چاہیئے کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ رپورٹیں بھجوایا کریں تاکہ ہم بھی وقت پر اخبار میں شائع کروا سکیں۔ اس وقت بھارت میں سولہ جگہ لجنات قائم ہیں۔ لیکن مئی سے ستمبر تک باوجود بار بار توجہ دلانے کے صرف مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اور وہ بھی نامکمل۔

(۱) لجنہ اماء اللہ قادیان

تعداد ممبرات اسّی ہیں۔ ماہ مئی سے ماہ ستمبر تک پندرہ روزہ اجلاس باقاعدگی سے ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم۔ حدیث شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور مختلف موضوعات پر ممبرات نے تقریریں کیں

شعبہ تعلیم:۔ نماز سادہ کا ۶۴ عورتوں نے اور نماز باترجمہ کا ۳۲ عورتوں نے امتحان دیا۔ باقی عورتیں یاد کر رہی ہیں۔ چہل حدیث کی ۷ حدیثیں اور پانچ ارکان اسلام زبانی یاد کرائے گئے۔ ۴۳ عورتوں نے کتاب اچھی مائیں کا امتحان جو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے لیا گیا تھا دیا۔ جن میں ۱۱ عورتیں کامیاب ہوئیں۔

شعبہ خدمت خلق:۔ سیکرٹری خدمت خلق دوسرے تیسرے دن ایک گھنٹہ کے قریب بیمار اور ضرورت مند عورتوں کی بیمار پرسی کرتی ہیں۔ ڈیڑھ من گندم اور پندرہ روپیہ دس آنہ کی رقم مستحقین میں تقسیم کی گئی۔ ایک بہن کو سینے کے لئے مشین دی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح۔ جمعہ کے آداب عورتوں کو بتائے گئے۔ اور ہر جمعہ پر خطبہ کے دوران میں نگرانی کی جاتی ہے۔ تاکہ شور نہ ہو۔ تربیتی مضامین پڑھے جاتے ہیں۔

شعبہ تبلیغ۔ دو غیر مسلم عورتیں اجلاس میں شریک ہوتیں۔ اور ان کو سندھ کی ایک کتاب دی گئی۔

شعبہ ناصرات الاحمدیہ قادیان۔ ناصرات کا اجلاس ہر ہفتہ ہوتا ہے جس میں بچیوں کو مضمون اور چھوٹی چھوٹی تقریریں کرنی سکھائی جاتی ہیں۔ چہل حدیث کی ۸ حدیثیں اور پانچ ارکان اسلام ۲۰ چھوٹے چھوٹے سوالات احمدیت کے متعلق اور پھر ان کے جوابات یاد کروائے گئے۔ نماز سادہ یاد کروا کر اس کا امتحان لیا گیا

شعبہ مال لجنہ اماء اللہ قادیان کا چندہ از مئی تا ستمبر /۴/ ۴۶ روپے وصول ہوا۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن

تعداد ممبرات ۲۴

ہر ماہ کے پہلے اتوار کو اجلاس ہوتا ہے تلاوت قرآن کریم کے علاوہ کشتی نوح اور مختلف مضامین پڑھے جاتے ہیں۔

شعبہ تعلیم۔ قرآن مجید ناظرہ کا امتحان لیا گیا کتاب اچھی مائیں کا امتحان چھ ممبرات نے دیا تعلیم کے لئے تینوں حلقوں کا دورہ کیا گیا۔ سیکرٹری تعلیم اجلاسوں میں تعلیم کی طرف توجہ دلاتی رہیں۔

شعبہ خدمت خلق۔ ایک غریب کی مدد نقد سے امداد کی جا رہی ہے۔ اور دو گھروں میں جا کر بیمار پرسی کی گئی۔ ایک بیوہ عورت کو سینے کے لئے مشین دی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح۔ سیکرٹری تربیت و اصلاح ہر اجلاس میں تربیتی مضمون پڑھ کر سناتی رہیں۔

شعبہ مال۔ چندہ لجنہ اماء اللہ از ماہ مئی تا ستمبر ۱۹۵۵ء تک صرف /۱۲/ ۱۱ روپے موصول ہوا۔

شعبہ ناصرات الاحمدیہ۔ لجنہ کے اجلاس کے فوراً بعد ناصرات الاحمدیہ کا اجلاس کیا جاتا ہے چھوٹی چھوٹی سورتیں اور کھانے کے بعد کی دعا زبانی یاد کرائی گئی۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد دکن

تعداد ممبرات ۱۸

صرف ماہ جولائی تک کی مختصر رپورٹ ملی ہر ماہ اجلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اخبار بدر میں سے حالات حاضرہ اور مختلف مضامین پڑھے جاتے ہیں۔

شعبہ مال۔ از جنوری تا دسمبر ۱۹۵۵ء کا چندہ /۷ روپے موصول ہوا۔

لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ۔ دکن

ہر ماہ کے شروع میں لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہوتا ہے۔ تعداد ممبرات ۴۰ تک ہے۔ عورتوں کو لجنہ اماء اللہ کی اہمیت بتا کر اس طرف توجہ دلائی گئی۔ مستورات اپنے لکھے ہوئے مضامین بھی پڑھتی ہیں۔

شعبہ تعلیم:۔ نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ چار عورتیں اور آٹھ لڑکیاں قرآن مجید ناظرہ پڑھ رہی ہیں۔ اور ۹ عورتیں قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز سادہ سیکھ رہی ہیں۔

شعبہ تربیت و اصلاح:۔ عورتوں کے لئے نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا۔ جو عورتیں آسانی سے نماز میں شامل ہو سکتی ہیں وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں۔

شعبہ تبلیغ۔ تین عورتوں نے ماہ اگست میں بیعت کی جن کے فارم پر کرا کر بھجوائے گئے

شعبہ مال۔ چندہ لجنہ از مئی تا ستمبر ۱۹۵۵ء مبلغ /۶ روپے وصول ہوئے۔

لجنہ اماء اللہ یادگیر۔ دکن

تعداد ممبرات ۴۰

ماہ ستمبر سے لجنہ کا کام شروع کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے علاوہ مستورات نے مضامین پڑھے۔

شعبہ مال۔ مبلغ /۲۰ روپے چندہ لجنہ اماء اللہ ماہ اکتوبر تک سے کر جمع کروا دیا گیا ہے۔

شعبہ تعلیم۔ مستورات اکثریت سے پنجوقتہ نماز باجماعت مسجد احمدیہ یادگیر میں پڑھتی ہیں۔ قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے جمعہ میں بھی باقاعدہ شامل ہوتی ہیں۔

شعبہ تربیت و اصلاح۔ روزانہ صدر لجنہ اماء اللہ قرآن مجید کا درس دیتی ہیں۔ درس میں پانچ چھ عورتیں شامل ہوتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور

ہر ماہ ایک دفعہ اجلاس ہوتا ہے۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سنانے کے علاوہ تقریریں بھی کی گئیں۔ ہر اجلاس میں غیر مسلم عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔

شعبہ تعلیم۔ گیارہ بچے روزانہ پڑھتے ہیں جن میں کچھ غیر احمدی بھی ہیں۔ ۹ عورتوں نے کتاب اچھی مائیں کا امتحان دیا۔

شعبہ خدمت خلق۔ مساکین کو کھانا کھلایا گیا ایک غریب بہن کو ہسپتال جانے کا خرچ دیا گیا

شعبہ تبلیغ۔ آٹھ عورتیں زیر تبلیغ ہیں۔ ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

ناصرات الاحمدیہ۔ سورۃ فاتحہ اور وضو کے بعد کی دعا باترجمہ سکھائی گئیں۔ نماز اور دعائیں سکھائی جا رہی ہیں۔ ۱۱ غیر احمدی لڑکیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ بھاگل پور

صرف جولائی اور اگست کی رپورٹ ملی۔

شعبہ تعلیم۔ ایک غیر احمدی لڑکی کو اردو لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔

شعبہ خدمت خلق: دو غریب عورتوں کو کپڑے سی کر دیئے گئے۔

شعبہ۔ چندہ لجنہ ماہ ستمبر میں /۳ روپے وصول ہوا۔

لجنہ اماء اللہ کنڈرہ پاڑہ

تعداد ممبرات ۱۶

شعبہ تعلیم۔ دو عورتیں قرآن مجید پڑھ رہی ہیں۔ دو عورتوں کو بعض دینی باتیں سکھائیں۔

شعبہ تربیت و اصلاح۔ عورتوں کو باقاعدہ اجلاس میں شریک ہونے کی تحریک کی گئی۔ چغلی اور بد زبانی سے روکا گیا۔ پردہ کی تلقین کی گئی اور آداب مجلس بتلائے گئے۔

شعبہ تبلیغ۔ تین عورتیں زیر تبلیغ ہیں۔

شعبہ خدمت خلق۔ کپڑا اور روپیہ اور گندم سے چند غریب عورتوں کی امداد کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ

تعداد ممبرات ۳۰

ہر ماہ اجلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عورتوں کو پردہ کے متعلق اور چندہ کے بارہ میں نصیحتیں کی گئیں۔ فقہ احمدیہ اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ پڑھی جاتی ہیں۔

شعبہ تعلیم۔ دو احمدی اور دو غیر احمدی لڑکیاں قرآن مجید ناظرہ پڑھ رہی ہیں۔ نیز ۵ لڑکے بھی قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں۔

شعبہ تبلیغ۔ دو غیر مسلم خواتین کو تبلیغ کی گئی۔

شعبہ خدمت خلق۔ چھ بیمار مستورات کی بیمار پرسی کی گئی۔ ایک بیمار عورت کو دوائی بھیجی گئی۔ نیز ایک بیکس غریب عورت کو رہنے کے لئے گھر میں جگہ دی گئی۔

شعبہ ناصرات الاحمدیہ۔ تعداد ممبرات ۱۴ ناصرات الاحمدیہ کو باقاعدہ تعلیم دی جا رہی ہے۔ نیز تربیت کی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے۔

لجنہ اماء اللہ بنارس

بنارس میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ماہ ستمبر میں کیا گیا تعداد ممبرات ۱۲ ماہ ستمبر میں پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں لجنہ کے قیام کی اغراض بتائی گئیں۔

شعبہ تعلیم۔ قرآن مجید ناظرہ اور نماز ہر عورت جانتی ہے اسلئے سورۃ فاتحہ کے معنی یاد کرنے کے لئے دیئے گئے۔

شعبہ تبلیغ۔ تین عورتوں نے تبلیغ کے لئے /۱۲/ ۱ روپیہ چندہ دیا نیز تین عورتیں غیر احمدی اجلاس میں شریک ہوئیں

لجنہ اماء اللہ راٹھ

راٹھ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ماہ ستمبر میں کیا گیا۔ ایک اجلاس ہوا جس میں مستورات کو لجنہ اماء اللہ کے قیام (باقی ص پر)

حیدرآباد دکن میں ایک احمدی کارخانہ کا اضافہ

یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ سیٹھ سید حسین صاحب کے دونوں صاحبزادوں نے جن کے نام سید جہانگیر احمد صاحب و سید عمر صاحب علی الترتیب ہیں ہڈی پیسنے کا ایک کارخانہ بمقام تانڈور حیدرآباد سے ۷۲ میل کے فاصلہ پر قائم کیا ہے۔ سیٹھ سید حسین صاحب برادر مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد کے دست راست اور کارخانہ ہڈی کاچی گوڑہ کے متدین و ذہین کارپرداز ہیں۔ انہوں نے اپنے برخورداروں کو صحیح رنگ میں تربیت کی اور آج وہ اس قابل ہیں کہ تقریباً ایک لاکھ کے سرمایہ سے قائم کردہ ادارہ کو کامیابی کے ساتھ چلا سکیں۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد حیدرآباد نے اس کارخانہ کا افتتاح اپنے مبارک ہاتھوں بڑی لمبی دعاؤں کے ساتھ کیا۔ اور نوجوان مالکوں کی ہمت افزائی کی۔ سیٹھ سید عمر صاحب نے حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کو ایڈریس پیش کرتے ہوئے اپنی انتہائی عقیدت مندی کا اظہار کیا اور تمنا ظاہر کی کہ خدا تعالیٰ انہیں اعمالِ حسنہ کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے اس موقعہ پر مزدوروں کے ساتھ حسن سلوک کا خاص طور پر یقین دلایا۔ سیٹھ سید حسین صاحب نے اس تقریب کے موقعہ پر فرمایا کہ ہمارا یہ ارادہ ہے کہ اس مقام پر ایک مبلغ سلسلہ کو تبلیغ سلسلہ کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ جس کے سارے اخراجات ہمارے ذمہ ہوں گے۔ ایک چھوٹا مدرسہ ہو جس میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام رہے۔ اور جہاں تک ہو سکے اس کارخانہ میں کام کرنے والے احمدی اصحاب ہوں۔ خدا کرے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے بلند کرنے میں بانیانِ کارخانہ بیش از بیش کامیاب ہوں۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ایڈریس کے جواب میں ایک مختصر سی تقریر فرمائی اور بتایا کہ ہماری معاش کا اکتساب اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ہونا چاہیئے۔ یہ تقریب سکندرآباد و حیدرآباد اضلاع سے آئے ہوئے تاجروں و مہمانوں کی پرتکلف دعوتِ طعام کے بعد اختتام کو پہونچی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد عبدالقادر صدیقی۔

حالیہ سیلاب اور طوفانی بارشوں کا مرکز پر اثر!

ماہ ستمبر میں بوجہ سیلاب عظیم ذرائع آمد و رفت مسدود ہو جانیکے باعث ہر قسم کی ڈاک تقریباً بند رہی۔ اور چندوں کی آمد تو بالکل ہی بند رہی۔ اس کے بعد جب کچھ آمد شروع ہوتی ہے تو وہ اس لحاظ سے تسلی بخش کہلا نہیں سکتی۔ کہ یہ تین چار ہفتوں کا وقفہ پہلے معمول میں کسی قسم کا اضافہ نہیں کر سکا۔ جبکہ سیلاب کی تباہ کاری کے پیش نظر مرکز کی طرف مالی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ توجہ دینا ہر مخلص احمدی دوست کا اولین فرض تھا۔ کیونکہ ستر فیصدی رہائش کے لئے مکانوں کی تعمیر اور درستی کا مسئلہ صدر انجمن احمدیہ کیلئے سخت پریشانی کا موجب بنا ہوا ہے۔ سردیاں سر پر آگئی ہیں۔ اگر اس نازک وقت میں دوستوں نے اپنے فرض کو نظرانداز کر کے مالی لحاظ سے مرکز کے ساتھ تعاون نہ کیا تو اور کون کرے گا؟

کیا احمدی ہوتے ہوئے آپ اس پریشان کن حالت میں مطمئن رہ سکتے ہیں؟ (ناظر بیت المال قادیان)

اسلام اور احمدیت کی خاطر قربانیوں سے بھاگنے والوں کیلئے احمدیت میں کوئی جگہ نہیں!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

غفلت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اب ہم مجبور ہیں کہ یا تو نصف کے قریب باہر کے مشن بند کر دیں۔ اور یا پھر نصف کے قریب جماعت کے افراد کو جماعت سے نکال دیں۔ کیونکہ وہ وعدے کو پورا نہیں کر رہے۔ ان دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کئے بغیر ہمارا گذارہ نہیں چل سکتا۔ اگر جماعت کے ایک حصہ کو جو وعدہ کرتا ہے مگر اس کے ایفاء کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ الگ کرنا پڑے۔ تو ہم اُسے نکالنے میں ذرہ بھر پرواہ نہیں کرینگے میں نے ایک وسیع تجربہ کے بعد اور کلام الٰہی کے عمیق مطالعہ کے بعد اس حقیقت کو پا لیا ہے کہ خدائی سلسلوں میں افراد کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ صرف اخلاص کی قیمت ہوتی ہے۔ اگر جماعت کا کچھ حصہ کٹ جائے یا کاٹنا پڑے تو اس سے جماعت کو ہرگز نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ بلکہ پھر بھی وہ آگے ہی قدم بڑھائے گی۔

(ناظر بیت المال قادیان)

اعلان

مسٹر James. A. Michener کا مضمون اسلام کے متعلق اخبار "بدر" مورخہ میں شائع ہوا ہے۔ ہم احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ امریکہ مشن نے اس کو کتابی صورت میں شائع کیا ہے جسکو ہم نے منگوانے کا بندوبست کیا ہے۔ خواہشمند دوست مندرجہ ذیل ایڈریس پر اپنی کاپیاں ریزرو کروا سکتے ہیں۔ جو دوست کتابیں ریزرو کرائیں گے جب کتاب کی قیمت مقرر ہونے پر ان دوستوں کو ۲۰٪ رعایت دی جائے گی۔ والسلام خاکسار خالد لطیف

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ؎ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دائمی مرکز قادیان

میں

جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں (۶۴ واں)

جلسہ سالانہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں بالخصوص اور دیگر متلاشیانِ حق کی خدمت میں بالعموم یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان (مشرقی پنجاب) کا چونسٹھواں سالانہ اجتماع جس کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں مجددِ دوران مصلح زمان مسیح موعود و مہدی معہود سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے رکھی تھی۔ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بمقام قادیان منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مذہبی۔ علمی اور روحانی مضامین پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ہندوستان و پاکستان کے مشہور علماء تقاریر فرمائیں گے۔ تمام احباب جماعت ہائے ہندوستان سے خاص طور پر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جلسہ میں خود بھی شمولیت اختیار فرمائیں اور دوسرے دوستوں کو اس میں شریک ہونے کی تحریک کر کے ساتھ لائیں۔ اور مقامات مقدسہ کی زیارت۔ روح پرور تقاریر اور اجتماعی دعاؤں سے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ اور روحانی پیاس کو بجھائیں۔ موجودہ گمراہی۔ ضلالت اور مادیت کے زمانہ میں زندہ خدا کے زندہ نشانات کو مشاہدہ کرنے اور ان کا تذکرہ سننے کا زریں موقعہ ہے۔

جملہ مذاہب کے امن پسند متلاشیانِ حق کو بھی اس موقعہ پر قادیان آنے اور جلسہ میں شریک ہونے کی بادب دعوت دی جاتی ہے۔

نوٹ ۱:- قیام و طعام کا انتظام بذمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔ موسم کے لحاظ سے بستر اور لباس کا انتظام احباب خود کر کے آئیں۔

۲:- جلسہ کا تفصیلی پروگرام عنقریب شائع کیا جائے گا۔

۳:- اس موقعہ پر مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ ان کا علیحدہ جلسہ بھی ہوگا۔ جس کا پروگرام بھی مذکورہ پروگرام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے

اعلان ضروری

امسال حالیہ بارشوں کی وجہ سے ہمارے مکانات کثرت سے شکستہ اور ناقابلِ رہائش ہو گئے ہیں۔ اس لئے جگہ کی بہت تنگی ہے لہٰذا اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح امسال مستورات کے ٹھہرانے کے لئے بجائے علیحدہ علیحدہ فیملی کوارٹر مہیا کرنے کے سب مستورات کو ایک ہی جگہ الگ ٹھہرایا جائے گا۔ مکانوں کی تنگی کی وجہ سے مجبوراً یہ انتظام کیا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست جو اپنی مستورات کو ساتھ لائیں اس اعلان کو مدنظر رکھیں۔ تاکہ یہاں آنے کے بعد ان کو تکلیف نہ ہو۔

۲- نیز یاد رہے کہ اُن دنوں مشرقی پنجاب میں کافی سردی ہوتی ہے اس لئے موسم کے مناسب بستر (لحاف۔ توشک۔ کمبل وغیرہ) ہمراہ لائیں۔ خاکسار مرزا وسیم احمد افسر جلسہ سالانہ

رپورٹ لجنہ اماء اللہ لقیہ مٹ کی اغراض بتا کر عہدہ داروں کا انتخاب کیا۔

لجنہ اماء اللہ کیرنگ۔ صرف چندہ ماہ مئی میں ۴/ ۲ روپے وصول ہوا۔ آخر میں تمام لجنات اماء اللہ کے عہدیداران نیز جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ احمدی مستورات کی تربیت اصلاح اور ان میں صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دیں نیز مندرجہ بالا لجنات کے علاوہ اگر کسی جگہ احمدی مستورات ہوں اور لجنہ کا قیام نہ ہوا ہو۔ تو پریذیڈنٹ صاحبان مجھے اطلاع کر دیں تا وہاں لجنہ قائم کرنے کی کوشش کی جائے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اور تمام لجنات کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۷/ نومبر۔ شاہ سعود (شاہ سعودی عرب) کے دہلی تشریف لانے پر چار لاکھ اشخاص نے پرجوش استقبال کیا۔ ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی سب سے پہلے صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے استقبال کیا۔ شاہ موصوف نے اعلان کیا کہ بھارت اور سعودی عرب کی دوستی مضبوط بنائی جائے گی۔ آپ کا دورہ سترہ روز کا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۷/ بھارت سرکار نے اعلان کیا ہے کہ نکاسی جائیدادوں کے کلیموں کی خرید و فروخت کی منظوری نہیں دی جائے گی۔

کوئمبٹور ۔ ۲۷/ نومبر۔ روسی رہنما مسٹر کروشچیف نے کہا کہ ہماری دوستی ہمیشہ قائم رہے گی۔ بھارت روس دوستی کا یہ مطلب نہیں کہ کسی دوسرے ملک کو نقصان پہنچایا جائے۔ بنگلور میں آپ نے کہا۔ کہ روس ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے میں کبھی پہل نہیں کرے گا۔ تاہم وہ طاقت کا جواب طاقت سے دے گا۔ ہمارے لئے ہائیڈروجن بم کے تجربہ کا مقصد جنگ بازوں کو متاثر کرنا ہے۔ امریکہ کے رویہ کے پیش نظر ہم ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم تیار کرنے پر مجبور ہیں۔

نئی دہلی ۲۵/ نومبر بھارتی پارلیمنٹ میں وزیر زراعت نے کہا کہ حالیہ بارشوں اور سیلابوں سے پنجاب اور پیپسو میں ایک ارب چودہ کروڑ کی جائداد تباہ ہوئی۔

بمبئی ۲۵/ نومبر۔ روسی لیڈر مسٹر کروشچیف نے کہا کہ جب تک مغربی ممالک طاقت کے بل بوتے پر بات چیت کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے وہ کسی منزل پر نہیں پہونچ سکتے۔ سرمایہ دار سوشلسٹ نظاموں کے ممالک کو "جیو اور جینے دو" کے اصول پر کاربند ہونا پڑے گا۔ ہم سب کو اس کرۂ ارض پر رہنا ہے۔ پونا میں روسی رہنماؤں کا پچاس میل لمبے اجتماع نے استقبال کیا۔

نئی دہلی ۔ ۲۹/ نومبر۔ جلالۃ الملک اعلیٰ حضرت شاہ کا باغ تالکٹورہ میں استقبال کیا گیا۔ جس میں ایک ہزار کے قریب سرکردہ احباب نے شرکت کی۔ وزیر اعظم و دیگر وزراء، سفراء بھی شریک ہوئے۔ جمعیۃ العلماء ہند کی طرف سے سپاسنامہ پڑھا گیا۔ جلالۃ الملک نے دونوں ممالک کے تعلقات زیادہ سے زیادہ گہرے ہونے کی تمنا کا اظہار کیا۔

دہلی ۔ ۳۰/ نومبر ایک ضیافت میں جو شاہ سعود نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کے اعزاز میں دی تھی۔ شاہ موصوف نے ہندوستان کی ترقی کی تعریف کی۔ اور دونوں ملکوں میں تعاون کی ضرورت کا اظہار کیا۔

شملہ ۔ ۳۰/ نومبر۔ آپ شملہ تشریف لے گئے جہاں آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔

امرتسر یکم دسمبر۔ تین روز سے جو کھچاؤ پیدا ہو گیا تھا۔ آج صورت حال بہتر ہو گئی ہے احتیاطاً پولیس کی گشت جاری ہے۔

لدھیانہ ۔ ۴/ دسمبر۔ لدھیانہ میں مہا پنجاب کے حامیوں پر پولیس کا کئی مرتبہ شدید لاٹھی چارج ہوا۔ اور متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ ایک درجن گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ چوک کیسر گنج میں چار مرتبہ شدید لاٹھی چارج کیا گیا۔ دکان دار اور راہ چلتے لوگ بھی پولیس کے تشدد سے نہ بچ سکے۔ چند اشخاص کو شدید زخم آئے۔

نئی دہلی ۔ ۴/ دسمبر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی سرکار اور پنجاب سرکار میں امرتسر کے واقعات کے سلسلہ میں نامہ و پیام ہوا ہے اور پنجاب سرکار پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ سخت انتظامات کرے تاکہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

نئی دہلی ۔ ۴/ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے مختلف صوبوں کی حدوں کے جھگڑوں پر غور کرنے کے لئے پنڈت نہرو۔ مولانا آزاد پنڈت پنت اور شری ڈھیبر پر مشتمل جو سب کمیٹی مرتب کی تھی۔ اس کی میٹنگ ۷/ دسمبر کو منعقد ہوگی جس میں دیگر امور کے علاوہ پنجاب کے متنازعہ سوال پر غور کیا جائے گا۔

علیگڑھ ۔ ۴/ دسمبر۔ شاہ سعود کل رات ایک سپیشل ٹرین میں یہاں پہونچے۔ ریلوے سٹیشن پر حافظ محمد ابراہیم وزیر خزانہ ۔ نواب چھتاری۔ ڈاکٹر ذاکر حسین اور ہزاروں دیگر اشخاص نے آپ کا استقبال کیا۔ ریلوے سٹیشن سے جوبلی گراؤنڈ تک ۲ میل لمبے راستہ پر ہزاروں آدمیوں نے ان کے استقبال میں "ہندوستان عرب دوستی زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ علیگڑھ یونیورسٹی نے انہیں ڈاکٹر آف لا کی اعزازی ڈگری بخشی کنووکیشن کی کارروائی تلاوتِ قرآن سے شروع ہوئی۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے استقبالیہ ایڈریس میں عرب اور ہندوستان کے قدیم تعلقات کا ذکر کیا۔ اور انہیں خوش آمدید کہا۔

نیویارک ۔ ۴/ دسمبر۔ کل اتحادی سبھا کی اقتصادی کمیٹی میں پاکستان اور افغانستان کے نمائندوں میں زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ جبکہ افغان نمائندوں نے کمیٹی کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ پاکستان نے افغانستان کی اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ جس کا افغانستان کی اقتصادیات پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ افغانستان کے نمائندہ مسٹر عبد الکریم حکیمی نے کہا کہ افغانستان ایک ایسا ملک ہے۔ جس کے چاروں طرف خشکی ہی خشکی ہے۔ ہندوستان کے بٹوارہ سے پہلے کراچی کی بندرگاہ کے ذریعہ افغانستان کا تمام مال باہر آتا جاتا تھا۔ لیکن اب پاکستان نے یہ بندرگاہ افغانستان کے لئے بند کر دی ہے۔ اور اس طرح افغانستان کی مکمل ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر افغانستان میں نہ صرف بے کاری بڑھ گئی ہے۔ اور لوگوں کو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ بلکہ پاکستان کا یہ اقدام اتحادی سبھا کے اصولوں کے خلاف ہے۔ پاکستانی نمائندہ نے اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جب دو ملکوں کے درمیان سیاسی اختلافات ہوں۔ تو اس کا ایسے دو ممالک کے تجارتی تعلقات پر ضرور اثر پڑتا ہے۔ پاکستانی نمائندہ نے یہ بھی کہا کہ یہ سیاسی مشکلات خود افغانستان کی اپنی پیدا کردہ ہیں۔

قادیان ۔ ۲/ دسمبر۔ جمعہ کے روز صبح کی گاڑی کے نیچے آ کر دو ہستیں خیز اموات واقع ہوئیں ہیں جس بارہ میں واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ لال چند مہاجن کریانہ مرچنٹ اپنی بہو اور بھاوجہ کو گاڑی پر چڑھانے گیا۔ اپنی بیوی کو ڈبہ میں بٹھا کر جب وہ اپنی بھاوجہ سورن دئی دھرم پتنی رتن چند کو گاڑی پر چڑھانے لگا۔ تو گاڑی چل پڑی۔ سورن دئی کا پاؤں پائیدان سے پھسل گیا۔ اور وہ پلیٹ فارم سے نیچے گر پڑی۔ لال چند نے اسے بچانے کی ہر چند کوشش کی۔ مگر دوسرے ڈبہ کا پائیدان اُسے بھی آ کر لگا۔ اور وہ بھی پلیٹ فارم سے نیچے گر پڑا۔ دونوں افراد گاڑی کے نیچے آ کر کچلے گئے۔ حادثہ کی اطلاع شہر میں ملتے ہی سارے شہر میں کاروبار بند ہو گیا۔ لال چند اپنے پیچھے ایک لڑکا اور بیوی اور سورن دئی پانچ بچے چھوڑ گئی ہے۔

تھانیسر ۔ ۴/ دسمبر۔ سورج گرہن کے میلہ کے لئے دو بڑے بڑے ہسپتال کھول دیئے گئے ہیں۔ سکاؤٹ۔ گرل گائیڈ۔ سیوا اسمتی اور مہابیر دل کے تین ہزار والنٹیر میلہ میں مختلف ڈیوٹیاں دیں گے۔

امرتسر ۔ ۴/ دسمبر۔ امرتسر میں ۲۸/ اور ۲۹/ نومبر کے واقعات نے یہاں کے بیوپار پر بہت برا اثر کیا اور پہلے ہفتہ کے مقابلہ میں ہول سیل کپڑے کی بکری میں ایک ہزار گانٹھوں کی کمی ہو گئی۔ پہلے ہفتے میں تین ہزار گانٹھیں بکیں تھیں۔ لیکن گذرے ہفتہ میں دو ہزار گانٹھوں کی بکری ہوئی۔ باہر سے ۲۸۶۸ گانٹھیں آئی تھیں۔ گو بڑا اگرچہ محدود وقت کیلئے کھلا باہر سے بہت کم گاہک آئے۔

بمبئی ۔ ۴/ دسمبر۔ شاہ سعود نے جمہوریہ اور پردھان منتری پنڈت نہرو کے لئے تین عربی گھوڑے بطور تحفہ بھیجے ہیں۔ یہ تینوں گھوڑے بھارتی جہاز میں آج بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ ان گھوڑوں کے ساتھ ایک ایک محافظ ہے۔ یہ گھوڑے بمبئی سے دہلی لائے جا رہے ہیں۔

دعائے مغفرت

جناب سید علی احمد صاحب انبالوی مہاجر ایک لمبے عرصہ تک ربوہ میں مختلف عوارض سے بیمار رہ کر یکم نومبر ۱۹۵۵ء کو صبح چھ بجے اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحوم بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کئے گئے۔

مرحوم ایک لمبے عرصہ تک اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر کے مع اہل و عیال قادیان میں مقیم رہے اور ۱۹۴۷ء کے فسادات میں قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان چلے گئے اور ربوہ کے آباد ہونے پر وہ ربوہ میں قیام پذیر ہوئے۔ ان کی زندگی میں ہی ان کی پہلی بیوی وفات پا گئیں۔ اور دوسری بیوی اس وقت زندہ ہیں اور ربوہ میں مقیم ہیں۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ
دار المسیح ۔ قادیان دار الامان